



## سوال

(70) غیر مسلم پڑوسیوں سے ملنا اور تبادلہ تحائف کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

غیر مسلم پڑوسیوں کے ساتھ ملنا جلنا، انہیں تحائف دینا کیسا ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

غیر مسلم افراد کے ساتھ معاملات، میل جول اور دوستی کی دو سطحیں ہیں۔ ایک سے ہمیں منع کیا گیا اور ایک اجازت دی گئی ہے۔ جس سے منع کیا گیا وہ ہے ”موالاة“، یعنی دانست کائی کی دوستی کہ جس کی بنا پر آپ اپنے بھید اور راز میں بھی انہیں شریک کریں، حالانکہ ان کی عداوت بھی ظاہر ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۚ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاِنَّهُم مِّنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝٥١ ... سورة المائدة

”اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ تم میں سے جو بھی ان میں کسی سے دوستی کرے وہ بے شک انہی میں سے ہے، ظالموں کو اللہ تعالیٰ ہرگز راہ راست نہیں دکھاتا،“ (المائدہ 5: 51)

ایسا ہی حکم رسول اللہ ﷺ کے مد مقابل مشرکین عرب کا تھا جن کی عداوت ظاہر تھی۔ فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْتَدُوا لِلْيَوْمِ الَّذِي تَكْفُرُونَ لَكُمْ بِهِم بِالْمُؤَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ ۚ ... سورة الممتحنة

”اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! میرے اور (خود) اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آچکا ہے کفر کرتے ہیں،“

میرے دشمن سے مراد وہ دشمن جو عقیدہ توحید کی بنا پر دشمنی رکھتا ہو اور تمہارے دشمن سے ہر وہ شخص یا قوم مراد ہے جو قومیت، وطن، زبان، قبیلہ یا کسی دوسرے سبب کی بنا پر دشمنی رکھتی ہو، اسی لیے ایک اسلامی حکومت میں غیر مسلموں کو ایسے مناصب پر فائز نہیں کیا جانا چاہیے جن کی بدولت وہ خود مسلمانوں ہی کو نقصان پہنچائیں۔

پاکستان بڑھتے ہی کشمیر کی بنا پر جو پہلی جنگ ہندوستان نے اپنی فوج سرینگر میں اتار کر پاکستان پر مسلط کی تھی، اس وقت پاکستانی فوج کا سربراہ ایک غیر مسلم تھا جس نے قائد اعظم



کے احکامات کی تعمیل میں لیت و لعل سے کام لیا اور جس کے نتیجے میں کشمیر ہندوستان کے قبضے میں چلا گیا۔ بالکل ایسا ہی واقعہ عرب، اسرائیل کی پہلی جنگ (1948ء) میں ہوا کہ شرق اردن کی فوجوں کا سربراہ بھی ایک غیر مسلم تھا اور اس نے اسرائیل کے مقابلے میں عرب فوج کو اس طرح لڑایا کہ عرب فوج کسی بھی طرح فتح حاصل نہ کر پائی۔

یہ تو قومی سطح کی بات تھی، ذاتی سطح پر بھی اگر آپ ایک غیر مسلم کے ہم نوالہ اور ہم پیالہ بن جائیں تو آپ کے بہت سے راز آپ کے دوست تک پہنچ جائیں گے اور وہ کسی وقت آپ کے لیے باعث تکلیف بھی بن سکتا ہے۔

جس بات کی اجازت دی گئی اس کا قاعدہ کلیہ سورہ الممتحنہ کی ان دو آیات میں واضح کر دیا گیا ہے :

لَا يَتَّبِعُكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُظَلِّمُوا فِي الدِّينِ وَلَمْ يُحَرِّجُوا مَن دِيرِكُمْ اَنْ تَبْرُوهُمْ وَنُفِطُوا اَلَيْمُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿٩﴾ ... سورۃ الممتحنہ

”جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا ان کے ساتھ سلوک واحسان کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا، بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔“

اِنَّمَا يَتَّبِعُكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِينَ ظَلَمُوْكُمْ فِي الدِّينِ وَانْتَجَرْتُمْ مِّنْ دِيْرِكُمْ وَظَهَرْتَ وَاغْلَىٰ اَنْحِرًا اِحْكُمْ اَنْ تَوْتُوْهُمْ وَمَنْ يَتَّوْمًا فَاولئك هم الظالمون ﴿٩﴾ ... سورۃ الممتحنہ

”اللہ تعالیٰ تمہیں صرف ان لوگوں کی محبت سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائیاں لڑیں اور تمہیں شہر سے نکال دیئے اور شہر سے نکلنے والوں کی مدد کی جو لوگ ایسے کفار سے محبت کریں وہ (قطعاً) ظالم ہیں۔“

ان دونوں آیات سے واضح ہو گیا کہ ان لوگوں کے ساتھ بھائی اور انصاف کا سلوک کیا جا سکتا ہے جنہوں نے نہ تو مسلمانوں کے ساتھ لڑائی کی اور نہ انہیں گھروں سے نکالا۔

یورپ کے ممالک نے عمومی طور پر کتنے ہی مسلمانوں کو پناہ دی ہے، بے گھروں کو گھر دیے ہیں بلکہ یہاں کی حکومتیں بے روزگاروں کو ہفتہ وار الاؤنس بھی دے رہی ہیں، اس لیے ان لوگوں کے ساتھ بھلا سلوک کرنا، تحفے تحائف دینا اور دین کی دعوت دینے کے لیے ان کے گھر جانا ملینے گھر بلانا، بیماری کے عالم میں عیادت کے لیے جانا، راہ چلنے ان کا حال پوچھنا سب جائز ہے۔

یورپ ہی میں ایک ایسی قوم بھی تھی، یعنی صرب جنہوں نے بوسنیا کے مسلمانوں کا قتل عام کیا، انہیں اپنے گھروں سے نکالا۔ ایسے ہی سرزمین فلسطین میں صہیونی یہودیوں نے فلسطین کو ان کے گھروں سے نکالا اور ان کو قتل عام کیا۔ گویا ہمارے سلسلے وہ میزان موجود ہے کہ جس سے ہم خود ہی یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کن لوگوں کے ساتھ بھلا سلوک کیا جا سکتا ہے اور کن کے ساتھ نہیں۔ دوستی کا معیار بھی معلوم ہو گیا کہ اتنی گہری دوستی کہ جس سے مسلمانوں کے راز دشمنانِ اسلام تک پہنچ جائیں وہ کسی بھی صورت میں جائز نہیں۔

یہاں ایک سوال سر اٹھاتا ہے کہ ایک مسلمان کو اہل کتاب (یہودی اور عیسائی) عورتوں کے ساتھ نکاح کی اجازت دی گئی ہے۔ انسان کی بیوی اس کی رازدان ہوتی ہے تو کیا یہ وہی دوستی نہیں جس سے منع فرمایا گیا؟

جواباً عرض ہے کہ ایک مسلمان مرد اور کتابی عورت میں شادی اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں، دونوں ایک دوسرے پر اعتماد کرتے ہوں۔ عورت عموماً مرد کے اثر میں ہوتی ہے، اس لیے اس سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ مرد کے راز افشا کرے گی اور یا اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گی۔ اس بات کا قومی امکان رہتا ہے کہ ایسی عورت ایک مسلمان کے عقد میں آجانے کے بعد اسلام قبول کر لے، ان مصلحتوں کی بنا پر یہود و نصاریٰ سے عمومی عدم مواصلات کے ضمن میں نکاح ایک استثنا کی حیثیت رکھتا ہے لیکن اگر مسلمان کو کتابی عورت سے شادی کرنے کے کچھ عرصہ بعد یہ احساس ہو جائے کہ اس کی بیوی اسلام سے دشمنی رکھتی ہے، بچوں کو لپٹنے دین کی تعلیم دینے لگی ہے، یا شوہر کے راز غیروں کو پہنچا رہی ہے، خاص طور پر جبکہ شوہر کسی اہم منصب پر فائز ہو تو ایسے مسلمان شوہر کے لیے ہرگز جائز نہ ہو گا کہ وہ رشتہ ازدواج باقی رکھے۔ اسے ایسی



عورت کو طلاق دے کر جلد از جلد فارغ کر دینا چاہیے۔

تاریخ ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے جس میں مسلم سلاطین (چاہے ان کا تعلق ہندوستان سے ہو یا دولت عثمانیہ سے) کی یہودی اور عیسائی بیویوں نے مسلم سلطنت کو زک پہنچانے اور مسلمانوں کے رازدشمنوں تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

ایک سوال اور بھی کیا جاتا ہے کہ یورپین اقوام اور اسی طرح امریکہ نے گو مقامی مسلمان کی مدد کی ہے، انہیں گھروں میں بسایا ہے لیکن اسرائیل کی حد تک اسے اتنی امداد ضرور مہیا کی ہے جس سے وہ فلسطینیوں کو لپٹنے گھروں سے نکلنے پر قادر رہا ہے تو مندرجہ بالا آیت کی روشنی میں ان سے بھی دوستی ناجائز ہونی چاہیے۔

ہم پہلے ہی کہ چکے ہیں کہ ایسی دوستی کہ جس سے آپ کے راز ان تک پہنچ جائیں تو وہ جائز ہی نہیں۔ ہاں اس سے کم تر درجہ پر ان قوم کے ساتھ لہجائی اور انصاف کا سلوک رکھنا روا ہے۔ یہ بات بھی عیاں ہے کہ حکومتوں کی پالیسی میں بے حد چارے عوام کا زیادہ داخل نہیں ہوتا۔ آئے دن بول بتاتے ہیں کہ عوام کی ساٹھ فیصد، اس سے زیادہ یا اس سے کم تعداد حکومت کی خارج پالیسیوں کی حمایت نہیں کرتی ہے، اس لیے ہم کہیں گے کہ غیر مسلم عوام کو حکومت کی غیر منصفانہ پالیسیوں کی بنا پر نفرت کا نشانہ نہ بنایا جائے بلکہ ان کے ساتھ لہجائی اور انصاف کا برتاؤ ہی کیا جائے جیسا کہ سورۃ المسختہ کی مندرجہ بالا دونوں آیات میں واضح کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم

حدا ما عنہمی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ صراط مستقیم

اخلاق و آداب کے مسائل، صفحہ: 394

محدث فتویٰ